© rasailojaraid.com

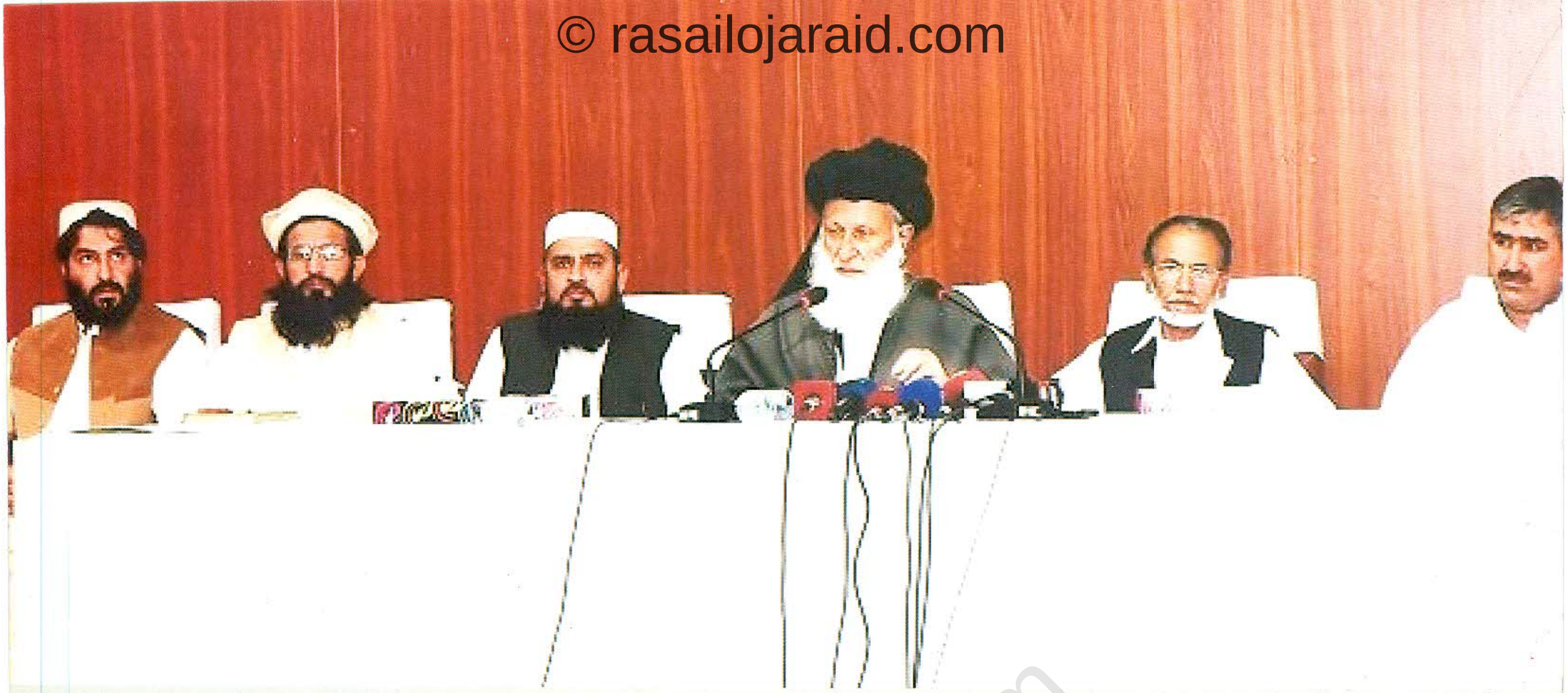

اقبالؒ نے ایک اور خطبے میں کہا: ”آج اسلام کی سب سے بڑی ضرورت فقہ کی جدید تدوین ہے جس میں زندگی کے ان سینکڑوں ہزاروں مسائل کا صحیح اسلامی حل پیش کیا گیا ہو جن کو دنیا کے موجودہ قومی اور بین الاقوامی، سیاسی، معاشی اور سماجی احوال و ظروف نے پیدا کر دیا ہے“۔ [تشکیل جدید الٰہیات اسلام، چھٹا خطبہ ”الاجتہاد فی الاسلام“]

قریب قریب یہی بات انہوں نے پروفیسر صوفی تبسم کے نام اپنے مکتوب میں کہی، اقبال کہتے ہیں:

”میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص اس وقت قرآنی نقطۂ نگاہ سے زمانۂ حال کے ”جورس پروڈنس“ پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر اَحکام قرآنیہ کی ابدیت کو ثابت کرے گا، وہی اسلام کا مجدد ہو گا اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی شخص ہو گا“۔[1]

پاکستان بنا تو ۱۹۴۷ء میں اس کے قائم ہوتے ہی لاہور میں حکومت پنجاب نے ایک ادارہ Department of Islamic Reconstruction (ادارہ اِسلامی تشکیلِ نَو) کے نام سے قائم کیا جس کا ڈائریکٹر نو مسلم سکالر اور علامہ اقبال کی فکر کے سند یافتہ علامہ محمد اسدؒ (۱۹۰۰—۱۹۹۲ء) کو بنایا گیا، پھر ۱۹۴۹ء میں دستور ساز اسمبلی نے قراردادِ مقاصد پاس کی اور اس کے بعد ہر دستوری دستاویز میں پہلے آئین سازی اور پھر قانون سازی میں معاونت کے لیے ادارے تشکیل دیے جاتے رہے۔ ہر ادارے کا فرضِ منصبی نافذ العمل قوانین کو اِسلامی احکام کے مطابق بنانے اور آئندہ قانون سازی انہی احکام کے مطابق کرنے کے بارے میں پارلیمان کی راہنمائی کرنا رہا۔

اِسلامی نظریاتی کونسل انہی قومی آئینی اداروں کے سلسلے کی تکمیلی کڑی ہے۔ کونسل اپنی تشکیل اول (۱۹۶۲ء) سے لے کر تسلسل کے ساتھ اپنے فرائضِ منصبی ادا کرتے ہوئے اکثر نافذ العمل قوانین کا جائزہ لے چکی ہے اور اس کی سفارشات آئینی تقاضوں کے مطابق پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں میں پیش کی جا چکی ہے۔ اس عمل کو حالات و زمانہ کی رعایت رکھتے ہوئے فکرِ اِسلامی کی تشکیلِ نو کی جانب ایک قدم کہا جا سکتا ہے۔

کونسل نے فکرِ اِسلامی کے معاشرے کے ساتھ ربط کو تازہ رکھنے کے لیے رسالہ اجتہاد کا اجراء بھی کیا تا کہ مختلف موضوعات پر اہل علم کے پُر مغز خیالات کو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔ اسی سلسلے کی کڑی رسالہ ”اجتہاد“ کا نواں اور دسواں شمارہ پیشِ خدمت ہے۔ اُمید ہے قارئین کرام اسے ایک زندہ فقہی فکر کا آئینہ دار پائیں گے۔

[1] سید مظفر حسین برنی، کلیات مکاتیب اقبال، ۱: ۶۰۴،۶۰۱، مکتوب اقبال، بنام پروفیسر صوفی غلام مصطفی تبسم، ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء

© rasailojaraid.com